Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities

(Bi-Annual) Trilingual: Urdu, Arabic and English

ISSN: 2707-1200 (Print) 2707-1219 (Electronic)

Home Page: http://www.arjish.com

Approved by HEC in "Y" Category

Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.

Published by the Al-Khadim Foundation which is a registered organization under the Societies Registration ACT.XXI of 1860 of Pakistan

Website: www.arjish.com

Copyright Al Khadim Foundation All Rights Reserved © 2020

This work is licensed under a

Creative Commons Attribution 4.0 International License

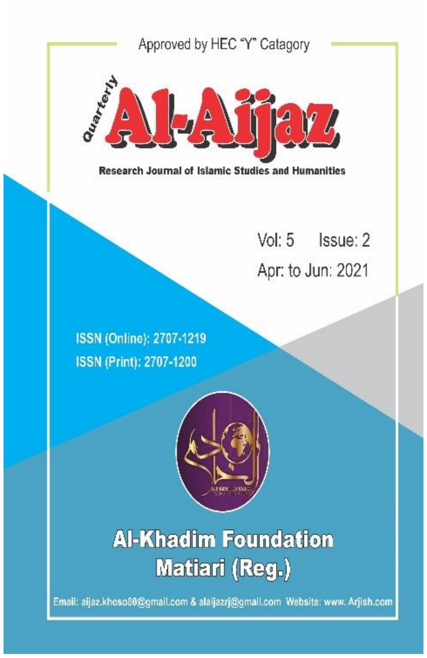

TOPIC:

Interrogative verses in The Holy Qur'an: An Analytical study of Style and Purpose

AUTHORS:

1. Maria Ashraf, Ph.D Scholar, The Islamiya University Bahawalpur.
Email: marwa5509070@gmail.com, ORCID ID:https://orcid.org/0000-0002-8024-7067
2. Dr. Hafiz Iftikhar Ahmed, Associate Professor, Department of Uloom Islamiya, The Islamiya University Bahawalpur. Email: iftikhar.ahmad@iub.edu.pk, ORCID ID: https://orcid.org/0000-0001-6446-3125
3. Dr. Ghulam Haider, Assistant Professor, Department of Uloom Islamiya, The Islamiya University Bahawalpur, Bahawal Nagar Campus. Email: ghmaghrana@gmail.com, ORCID ID:http://orcid.org/0000-0001-6003-3830

How to cite:

Ashraf, M. ., Ahmad, H. I., & Haider, G. (2021). Urdu-21 Interrogative verses in The Holy Qur'an: An Analytical study of Style and Purpose. *Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities*, *5*(2), 267-282.

https://doi.org/10.53575/Urdu21.v5.02(21).267-282

URL: http://www.arjish.com/index.php/arjish/article/view/274

Vol: 5, No. 2 | April to June 2021 | Page: 267-282

Published online: 2021-06-20

QR Code

قرآن مجید میں آیات استفہام:انواع واغراض کا تجزیاتی مطالعہ

Interrogative verses in The Holy Qur'an: An Analytical study of Style and Purpose

Maria Ashraf*
Dr. Hafiz Iftikhar Ahmed**
Dr. Ghulam Haider***

Abstract
Allah Almighty has commanded us to hold the Holy Quràn firmly and gives tidings to those who hold the Holy Quràn firmly.It is a great, unique and insightful book. It is a sea of knowledge. This is an advice for those who are wise.Allah Almighty gives instructions in various forms. Every style affects the heart. One of it is interrogative style.In Holy Quràn different kinds of verses are used in several places in which questions are raised.For example,verses regarding Faith, worship, matters and belief in the Hereafter. In these verses, Allah Almighty is questioning the Muslims for specific purposes. Wisdom is hidden in these interrogative verses, which affects the humanity and lead Muslims to the path of Faith and guidance.In this research paper style and purpose of Interrogative verses of the Holy Qur'an are analyzed in the light of different exegesis of the last revealed book.
Keywords: Interrogative verses, Faith, Hereafter, Exegesis, Insight.

ملخص

اللہ رب العزت نے ہمیں حکم دیا ہے کہ قرآن مجید کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھیں اور جو ایسا کرتے ہیں انہیں باری تعالیٰ بشارتیں سناتا ہے۔قرآن مجید ایک عظیم،بے مثال اور بصیرت انگیز کتاب ہے۔یہ علم کا سمندر ہے۔اس میں عقلمندوں کے لیے نصیحت ہے۔اللہ رب العزت مختلف انداز سے اپنی نصائح پہنچاتا ہے۔ہر انداز دل پر اثر کرتا ہے۔ان میں سے ایک سوالیہ انداز ہے۔قرآن مجید میں کئی مقامات پر مختلف قسم کی آیات آئی ہیں جن میں سوالات اٹھائے گئے ہیں۔مثلاً ایمان،عبادات،معاملات اور عقیدہ آخرت سے متعلق آیات۔ان آیات میں اللہ رب العزت مخصوص مقاصد کے لیے سوالات اٹھاتا ہے۔ان سوالیہ آیات میں دانائی چھپی ہوئی ہے جو انسانیت کو متاثر کرنے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو ایمان اور ہدایت کے راستہ کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔اس تحقیقی مقالہ میں آخری الہامی کتاب کی مختلف تفاسیر کی روشنی میں قرآن مجید کی سوالیہ آیات کے اغراض وانواع کا تجزیہ کیا گیا ہے۔

مطلوبہ الفاظ: سوالیہ آیات،ایمان،آخرت، تفاسیر،بصیرت

* Ph.D Scholar, The Islamiya University Bahawalpur.
Email: marwa5509070@gmail.com, ORCID ID:https//orcid.org/0000-0002-8024-7067
** Associate Professor, Department of Uloom Islamiya, The Islamiya University Bahawalpur.
Email: iftikhar.ahmad@iub.edu.pk, ORCID ID:https//orcid.org/0000-0001-6446-3125
*** Assistant Professor, Department of Uloom Islamiya, The Islamiya University Bahawalpur, Bahawal Nagar Campus.
Email: ghmaghrana@gmail.com, ORCID ID:http://orcid.org/0000-0001-6003-3830

قرآن مجید کے معانی ومفاہیم کو سمجھنے اور سمجھانے کے لیے تدبر و تفکر افضل ترین عبادت ہے کیونکہ دین اسلام کی تمام تر عمارت قرآن مجید کی اساس پر ہی استوار ہے۔ قرآن مجید میں انسانیت سے خطاب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے مختلف انداز واسالیب کا استعمال کیا ہے، کیونکہ قرآن مجید میں بیان کردہ موضوعات مختلف ہیں جن میں احکام، شرائع، امثال، قصص، عبر، وعد وعید مواعظ وتاریخ تبشیر وتنذیر جیسے تمام پہلو بیان ہوئے ہیں، لہذا ہر ایک واقعہ اور حکم اپنی نوعیت اور حساسیت کے اعتبار سے مختلف انداز امیں بیان کیا گیا ہے۔ قرآن مجید کے اعجاز میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ مخاطبین کی نفسیات اور حثیبات کے مطابق احکامات کو بیان کرتا ہے، ارشاد ربانی ہے:

" ونزلنا عليك ٱلكتاب تبيانا لكل شيء وهدى ورحمة وبشرىٰ للمسلمين ([1])"

"ہم نے یہ کتاب تم پر نازل کر دی ہے جو ہر چیز کی صاف صاف وضاحت کرنے والی ہے اور ہدایت ورحمت اور بشارت ہے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے سر تسلیم خم کر دیا ہے"

قرآن کا مخاطب انسان ہے اور یہ اپنے مخاطب کو منفرد انداز سے خطاب کرتا ہے، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا انسان کو سمجھانے کا انداز نہایت منفرد واعلیٰ ہے، کبھی امثال بیان کرتا ہے، کبھی قصص بیان کرتا ہے کبھی انذار بیان کرتا ہے تو کبھی تبشیر، کبھی اسرار ورموز سے پردوں کو اٹھاتا ہے، کبھی سحر آموز بیان کرتا ہے، اس کا انداز کبھی بیانیہ ہے اور کبھی استفہامیہ۔ چونکہ کلام میں سوال بنیادی حثیت رکھتا ہے لہذا قرآن مجید میں استفہامی انداز کبھی اسرار ورموز کو کھولنے، کبھی رغبت دلانے، کبھی تجسس، کبھی تخیل کے طور پر کبھی دلچسپی پیدا کرنے، کبھی معلومات کو یقینی بنانے تو کبھی مخفی صلاحیتوں کو عیاں کرنے کے لیے مستعمل ہے، یہ سب مقاصد وانداز بیان قرآن مجید میں بدرجہ اتم موجود ہیں، قرآن کے اسالیب میں سے منفرد اور کثیر الاستعمال اسلوب، استفہامی اسلوب ہے نہ صرف مخاطبین کو غور وفکر وتدبر پر مجبور کرتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کو دیکھ کر عبرت حاصل کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ زیر نظر مقالہ میں قرآن مجید میں بیان کردہ آیات استفہام کا جائزہ مختلف تفاسیر کی روشنی میں لیا جائے گا کہ قرآن مجید میں استفہامی انداز تخاطب کا حقیقی مقصد اور فلسفہ درحقیقت انسانیت کو کن کن امور کی طرف متوجہ کرنے کیلئے اپنایا گیا ہے

استفہام کے معانی ومفاہیم:

استفہام باب فہم یفہم کے وزن استفعال کا مصدر ہے، جس کے لغوی معنیٰ "دریافت کرنا، سمجھنے کی خواہش کرنا، پوچھنا ہیں۔[2]

ابن منظور افریقی لفظ استفہام سے متعلق لکھتے ہیں:

استفہام سے مراد "کسی چیز کو سمجھنا اور سمجھانا ہے۔"[3]

اصطلاح میں استفہام سے مراد ہے کہ:

"نامعلوم چیز کو ادوات استفہام سے جاننے کی کوشش کرنا"۔[4]

ادوات استفہام:

ادوات استفہام سے مراد ایسے اسما و حروف ہیں جن سے سوال کیا جاتا ہے۔قرآن مجید میں بھی ادوات استفہام کا ستعمال بکثرت موجود ہے۔ڈاکٹر عبدہ الراجحی تحریر فرماتے ہیں:

"تمام ادوات استفہام اسمائے استفہام ہیں سوائے دو کلموں کے "ھل اور ھمزہ" یہ دونوں حروف استفہام ہیں اور مبنی ہیں اور اسمائے استفہام سب مبنی ہیں سوائے "اي" کے"۔[5]

نحویوں نے ادوات استفہام کی دو اقسام بیان کی ہیں:

۱-حروف استفہام ۲-اسمائے استفہام

۱-حروف استفہام:

وہ حروف جو سوال کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں یہ دو ہیں: ھل اور ھمزہ

قرآن حکیم میں متعدد مقامات پر وہ مستعمل ہیں مثلا

" أأمنتم من فى ٱلسمآء أن يخسف بكم ٱلأرض فإذا هى تمور (6) "

"کیا تم آسمان والے (رب) سے بے خوف ہوگئے ہو کہ وہ تم پر پتھر برسانے والی ہوا بھیج دے"

" هل فى ذٰلك قسم لذى حجر (7)"

"کیااس میں کسی صاحب عقل کے لیے کوئی قسم ہے؟"۔

۲-اسمائے استفہام:

عربی زبان میں ایسے اسماء جو کسی چیز کے بارے میں سوال کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں انہیں "اسمائے استفہام" کہتے ہیں، جن کی تعداد نو ہے، قرآن مجید میں درج ذیل مقامات پر ان اسما کا استعمال ہوا ہے مثلا:

۱-من:

ومن أظلم ممن ٱفترىٰ على ٱلله كذبا(8)

"اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے"۔

۲-ما/ماذا:

" ما ٱلقارعة-ومآ أدراك ما ٱلقارعة (9)"

"کیا ہے وہ عظیم حادثہ؟۔تم کیا جانو کہ وہ عظیم حادثہ کیا ہے؟"۔

ولا تنفع ٱلشفاعة عنده إلا لمن أذن له حتىٰ إذا فزع عن قلوبهم قالوا ماذا قال ربكم قالوا ٱلحق وهو ٱلعلى ٱلكبير(10)"

''اور اللہ کے حضور کوئی شفاعت بھی کسی کے لیے نافع نہیں ہو سکتی بجز اس شخص کے جس کے لیے اللہ نے سفارش کی اجازت دی ہو حتیٰ کہ جب لوگوں کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو گی تو وہ (سفارش کرنے والوں سے) پوچھیں گے کہ تمہارے رب نے کیا جواب دیا۔ وہ کہیں گے کہ ٹھیک جواب ملا ہے اور وہ بزرگ و برتر ہے''۔

۳-متیٰ:

أم حسبتم أن تدخلوا ٱلجنة ولما يأتكم مثل ٱلذين خلوا من قبلكم مستهم ٱلبأسآء وٱلضرآء وزلزلوا حتىٰ يقول ٱلرسول وٱلذين آمنوا معه متىٰ نصر ٱلله ألآ إن نصر ٱلله قريب(11)

''پھر کیا تم لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یونہی جنت کا داخلہ تمہیں مل جائے گا، حالانکہ ابھی تم پر وہ سب کچھ نہیں گزرا ہے، جو تم سے پہلے ایمان لانے والوں پر گزر چکا ہے؟ ان پر سختیاں گزریں، مصیبتیں آئیں، ہلا مارے گئے، حتیٰ کہ وقت کا رسول اور اس کے ساتھی اہل ایمان چیخ اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی اس وقت انہیں تسلی دی گئی کہ ہاں اللہ کی مدد قریب ہے''۔

۴-ایان:

"يسئلون ايان يوم الدين(12)"

"پوچھتے ہیں آخر وہ روز جزاء کب آئے گا؟"۔

۵-این:

"يقول الانسان يومئذ اين المفر(13)"

"اس وقت یہی انسان کہے گا کہاں بھاگ کر جاؤں؟"۔

۶ -أنّی:

"قال رب انىٰ يكون لي غلٰم وكانت امراتي عاقرا وقد بلغت من الكبر عتيا"(14)

"عرض کیا: ''پروردگار، بھلا میرے ہاں کیسے بیٹا ہو گا جبکہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بوڑھا ہو کر سوکھ چکا ہوں؟"۔

۷-کیف:

كيف تكفرون بٱلله وكنتم أمواتا فأحياكم ثم يميتكم ثم يحييكم ثم إليه ترجعون (15)

"تم اللہ کے ساتھ کفر کا رویہ کیسے اختیار کرتے ہو حالانکہ تم بے جان تھے، اس نے تم کو زندگی عطا کی، پھر وہی تمھاری جان سلب کرے گا، پھر وہی تمہیں دوبارہ زندگی عطا کرے گا، پھر اسی کی طرف تمہیں پلٹ کر جانا ہے"۔

۸-کم:

وكذٰلك بعثناهم ليتسآءلوا بينهم قال قائل منهم كم لبثتم (16)

"اور اسی عجیب کرشمے سے ہم نے انہیں اٹھا بٹھایا تاکہ ذرا آپس میں پوچھ گچھ کریں ان میں سے ایک نے پوچھا" کہو کتنی دیر اس حال میں رہے؟"۔

۹-ای:

فِيۤ أيِّ صورة ما شآء ركبك (17)

"اور جس صورت میں چاہا تجھ کو جوڑ کر تیار کیا؟"۔

قرآن مجید میں استفہامی اسلوب کے اغراض و مقاصد:

قرآن مجید میں خدا اور مخلوق کے تعلق کو واضح کرنے کے لئے انسانی زبان بیں سے زیادہ تر الفاظ بطور انداز بیان، مصطلحات اور استعارے استعمال کئے گئے ہیں، یہی وجہ ہے کہ اس کا اسلوب بیان بھی انسانی فکر و نظر اور ذوق سلیم کے مطابق ہے۔ یعنی قرآن مجید کا یہ منفرد انداز بیان ہر نفس کو فرداً فرداً یکساں طور پر متاثر کرتا ہے اور پڑھتے وقت یہی باور کراتا ہے کہ قرآن اس کے قلب پر نازل ہو رہا ہے۔ قرآن مجید کے مختلف اسالیب کی طرف خود اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

نحن نقص عليك احسن القصص بمآ اوحينآ اليك هٰذا القراٰن(18)

''(اے محمدﷺ) ہم اس قرآن کو تمہاری طرف وحی کر کے بہترین پیرائے میں واقعات اور حقائق تم سے بیان کرتے ہیں''۔

قرآن حکیم کو دینی فیوض و برکات کے ساتھ ساتھ زبان و بیان اور منفرد اسلوب کے لحاظ سے بھی دنیائے علم و ادب میں غیر معمولی عظمت و بڑائی کا شرف حاصل ہے اور کفار، منکرین حق اور مشرکین کے فصحا و حکماء نور حق سے نابینا اور لذت و وحدت سے ناآشنا ہونے کے باوجود قرآن مجید فرقان حمید کی ادبی لسانی خوبیوں کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے تھے۔ تاریخی شواہد سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ قرآن کریم کے نزول کے بعد بڑے بڑے ادباء و شعراء کی زبانوں پر مہر لگ گئی۔ اس کی ایک عمدہ مثال جاہلی دور کے شاعر معلقات لبید بن ربیعہ ہے جس کے شعروں پر اس کے معاصرین نے کئی بار سجدۂ تہنیت کیا اور اسے خراج تحسین سے نوازا، اور وہی شاعر قرآن پاک سے مسحور ہو کر شاعری ہی ترک دیتے ہیں اور اسلام قبول کرتے ہیں۔

قرآن کا اسلوب ایک منفرد اسلوب ہے۔ اس میں نثر کی سادگی اور ربط و تسلسل ہے، لیکن اسے نثر نہیں کہا جا سکتا۔ یہ نظم کا غنا، موسیقی اور حسن تناسب اپنے اندر لیے ہوئے ہے، لیکن اسے نظم بھی نہیں کہہ سکتے۔ یہ اس طرح کی کوئی کتاب بھی نہیں ہے، جس طرح کی کتابوں سے ہم واقف ہیں اور جن میں ابواب و فصول قائم کر کے کسی ایک موضوع یا موضوعات پر بحث کی جاتی ہے۔ اہل عرب اسے کبھی شاعری کہتے اور کبھی کاہنوں کے سجع سے مشابہ ٹھیراتے تھے، لیکن ان کا یہ تردد ہی واضح کر دیتا ہے کہ وہ خود بھی اپنی اس بات سے مطمئن نہیں تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ اپنے اسلوب کے لحاظ سے قرآن ایک بالکل ہی منفرد کتاب ہے۔ اس میں دریاؤں کی روانی ہے، سمندروں کا زور ہے، حسن استدلال کی ندرتیں ہیں، ربط معنی کی ادائیں ہیں، مثالیں ہیں، قصے ہیں، کلام میں اپنے مرکز کی طرف بار بار کا رجوع ہے، تہدید و زجر اور عتاب

کے گوناگوں اسالیب ہیں، افسوس ہے، حسرت ہے، شدت یقین ہے، گریز کی مختلف صورتیں اور اعراض کے مختلف انداز ہیں۔
قرآن کے بلند پایہ اور اعلیٰ مقام کو سمجھنے کے لیے اس کے اسالیب کا مطالعہ ضروری ہے۔
ڈاکٹر محمود احمد غازیؒ قرآن مجید کے اسلوب استفہام کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں:

"قرآن حکیم کا انداز بیان اور اسلوب ایک منفرد نوعیت کا اسلوب ہے یہ وہ اسلوب ہے جسکی مثال نہ عربی شاعری میں ملتی ہے نہ خطابت میں، نہ کہانت ہیں اور نہ کسی ایسے طرز کلام میں جس سے عرب اسلام سے پہلے مانوس رہے ہوں قرآن مجید میں شعر کی غنائیت اور موسیقیت بھی ہے، خطابت کا زور بیان بھی ہے، جملوں کا اختصار بھی ہے اور اسمیں جامعیت بھی پائی جاتی ہے اور معانی و مطالب کی گہرائی بھی، اس میں حقائق و معارف کی گہرائی بھی ہے اور حکمت و دانائی بھی۔ اس کتاب میں دلائل اور براہین کا تنوع اور استدلال کی جدت اور قوت بھی بدرجہ اتم پائی جاتی ہے اور ان سب چیزوں کے ساتھ ساتھ یہ کلام وضاحت اور بلاغت کے اعلی ترین معیار پر بھی فائز ہے"([19])

قرآن مجید کا انداز یہ ہے کہ جب وہ کسی قدیم واقعہ یا قصے کو بیان کرتا ہے یا کسی قوم یا شخص پر اللہ تعالیٰ کے انعام یا عذاب کا ذکر کرتا ہے تو اس کا انداز اور اسلوب نصیحت کا ہوتا ہے اور اس واقعے سے عبرت دلانا مقصود ہوتا ہے اس واقعے میں جو مقصد چھپا ہوتا ہے اس کا واضح کرنا ہی قرآن کا مقصد ہوتا ہے۔

قرآن مجید کا ایک اسلوب استفہامی میں یہ بھی شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے سوال کرتے ہیں، جبکہ پیش نظر یہ مقصود ہوتا ہے کہ کبھی اپنے بندوں کو احکامات کی یاددہانی کرائی جارہی ہوتی ہے تو کہیں زجر و توبیخ، کہیں اپنی نعمتوں اور اپنے احسانات کو یاد کروانا مقصود ہوتا ہے تو کہیں گزشتہ واقعات سے نصیحت دلانا مقصود ہوتا ہے، مثلاً سورہ الانعام کی اس آیت میں اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بندوں سے سوال اس انداز میں کرتے ہیں:

قل من ينجيكم من ظلمات ٱلبر وٱلبحر تدعونه تضرعا وخفية لئن أنجانا من هٰذه لنكونن من ٱلشاكرين([20])

"(اے محمد!) ان سے پوچھو، صحرا اور سمندر کی تاریکیوں میں کون تمہیں خطرات سے بچاتا ہے؟ کون ہے جس سے تم (مصیبت کے وقت) گڑ گڑا، گڑ گڑا کر اور چپکے چپکے دعائیں مانگتے ہو؟ کس سے کہتے ہو کہ اگر اس بلا سے تو نے ہم کو بچا لیا تو ہم ضرور شکر گزار ہوں گے؟"۔
مذکورہ بالا آیت میں استفہامی اسلوب اپنانے کے بعد ہی اگلی آیت میں اس کا جواب دیتے ہیں:

قل ٱلله ينجيكم منها ومن كل كرب ثم أنتم تشركون ([21])

"کہو، اللہ تمہیں اس سے اور ہر تکلیف سے نجات دیتا ہے پھر تم دوسروں کو اس کا شریک ٹھہراتے ہو"۔
قرآن مجید کے استفہامی اسلوب کی حکمت و مصالح سے متعلق مناع القطان اپنی کتاب "مباحث فی علوم القرآن" میں تحریر فرماتے ہیں:
"سوال میں کسی چیز کی معرفت مطلوب ہوتی ہے تو اس میں دو مفعول ہوتے ہیں دوسرا مفعول کبھی بلاواسطہ اور کبھی عن کے واسطے سے ذکر کیا جاتا ہے"۔[24]

قرآن مجید کی چھیانوے (96) سورتوں میں آٹھ سو چونسٹھ (864) استفہامی آیات ہیں، جن میں دو سو بیالیس (242) ایمانیات، اکیانوے (91) عبادات، دو سو پچھتر (275) معاملات، اور دو سو چھپن (256) آیات آخرت سے متعلق ہیں۔ مذکورہ بالا تمام آیات استفہام قرآن مجید میں مختلف اغراض و مقاصد اور حکمتوں کے سبب بیان ہوئی ہیں جنہیں واقعات و قصص کی تفہیم میں آسانی اور مخاطبین کی نفسیات کو مد نظر رکھتے ہوئے بیان کیا گیا ہے۔

قرآن مجید میں آیات استفہام کی نوعیتیں:

قرآن مجید کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حمید میں متعدد مقامات پر انسانیت سے مختلف سوالات کیے ہیں جنہیں چار انواع میں تقسیم کیا گیا ہے، جن کی وضاحت کتب تفسیر کی روشنی میں اقوال سلف کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے:

1-ایمانیات اور عقائد کی پختگی کے بیان میں استفہامی اسلوب:

نوع انسانی کی دنیوی اور اخروی نجات کا دار و مدار توحید کے اثبات اور کفر و شرک کی مکمل نفی پر ہے اللہ تعالیٰ اپنی ذاتی وصفات میں کامل و اکمل ہے "اللہ پر ایمان، اسکے رسولوں پر ایمان، اسکے فرشتوں پر ایمان، آخرت پر ایمان، تقدیر پر ایمان اور اسکی کتابوں پر ایمان" یہ سب ایمانیات کے ارکان ہیں ان میں سے کسی ایک کا منکر بھی اسلام کے دائرہ سے خارج ہے۔

ا- سورۃ المائدہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وإذ قال ٱلله يٰعيسى ٱبن مريم أأنت قلت للناس ٱتخذوني وأمي إلٰهين من دون ٱلله قال سبحانك ما يكون لِيٓ أن أقول ما ليس لي بحق إن كنت قلته فقد علمته تعلم ما في نفسي ولا أعلم ما في نفسك إنك أنت علام ٱلغيوب([22])

"اور جب کہے گا اللہ اے عیسیٰ ابن مریم کیا تو نے کہا لوگوں کو کہ ٹھہرا لو مجھ کو اور میری ماں کو دو معبود سوائے اللہ کے کہا تو پاک ہے مجھ کو لائق نہیں کہ کہوں ایسی بات جس کا مجھے حق نہیں اگر میں نے یہ کہا ہو گا تو تجھے ضرور معلوم ہو گا تو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے جی میں ہے بیشک تو چھپی باتوں کا جاننے والا ہے"۔

اس آیت میں اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت کے دن "کفار، نصاری" کو سنانے کے لیے "حضرت عیسیٰ علیہ السلام" سے فرمائیں گے اے عیسیٰ ابن مریم! جن لوگوں کا عقیدہ تثلیث تھا انکو کہا تھا کہ مجھکو یعنی "عیسیٰ علیہ السلام" کو اور میری ماں "حضرت مریم علیہا السلام" کو بھی علاوہ خدا معبود قرار دیدو تو عیسیٰ علیہ السلام عرض کریں گے کہ (توبہ توبہ) مجھکو کسی طرح بھی یہ زیبا نہ تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کے کہنے کا مجھے کوئی حق نہیں۔ میں ایک خدا کا قائل ہوں مجھکو ایسا کوئی پیغام نہیں دیا گیا تھا آپ کو تو علم ہے کیونکہ آپ سے میری کوئی بات مخفی نہیں ہے آپ تمام غیبوں کے جاننے والے ہیں۔([23])

اس آیت میں باطل کا رد کرنے کے لیے سوال کیا جائے گا اور اللہ کی وحدانیت کا اقرار کروایا جائے گا۔

۲- سورۃ الانعام میں فرمان الٰہی ہے:

إن ٱلله فالق ٱلحب وٱلنوىٰ يخرج ٱلحى من ٱلميت ومخرج ٱلميت من ٱلحى ذٰلكم ٱلله فأنىٰ تؤفكون (24)

''بیشک اللہ تعالیٰ ہی پھاڑتا ہے دانے اور گٹھلی کو، نکالتا ہے مردہ سے زندہ کو اور نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے یہ اللہ ہے پھر تم کہاں بہکے جاتے ہو''۔

ابن کثیرؒ آیت بالا کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ خشک دانہ اور خشک گٹھلی کو پھاڑ کر اس کے اندر سے ہرا ابھرا درخت نکال دیتا ہے کیونکہ وہی خالق کائنات ہے پھر اس درخت پر رنگ برنگ کے عجیب وغریب پتے اور پھول لگیں کہ انسانی عقل ودماغ بھی اس کا ایک پتہ بنانے سے عاجز ہے اور اسی طرح بے جان چیزوں مثلاً (انڈہ یا نطفہ) سے جاندار چیزیں (انسان یا حیوانات) کی تخلیق ہوتی ہے اسی طرح نیک انسان سے کافر اولاد اور کافر اولاد سے نیک اولاد پیدا فرماتا ہے یہ سب کام صرف ایک اللہ کے بنائے ہوئے ہیں پھر یہ جانتے بوجھتے کس طرف بہکے جا رہے ہو کہ بتوں کو اور مردہ لوگوں کو اپنا مشکل کشا اور حاجت روا کہتے ہو حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف دوڑے جاتے ہو" (25)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کے چند نمونے اور انسان پر اپنے کئے گئے انعامات واحسانات کا ذکر فرما کر انسان سے سوال کر رہے ہیں کہ سب کچھ جان بوجھ کر بھی تو اپنے رب کے ساتھ شریک کیسے ٹھہراتا ہے انسان کو اسکی گمراہی پر سرزنش فرما رہے ہیں۔

۳- سورۃ فاطر میں ارشاد الٰہی ہے:

ألم تر أن ٱلله أنزل من ٱلسمآء مآء فأخرجنا به ثمرات مختلفا ألوانها ومن ٱلجبال جدد بيض وحمر مختلف ألوانها وغرابيب سود (26)

''کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے اتارا آسمان سے پانی پھر ہم نے نکالے اس میں سے میوے طرح طرح کے ان کے رنگ اور پہاڑوں میں گھاٹیاں ہیں سفید اور سرخ طرح طرح کے انکے رنگ ہیں اور بہت کالے بھی''۔

"اے انسان! کیا تو نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی اتارا اور پھر ہم نے پانی کے ذریعے مختلف رنگتوں کے پھل لگائے۔ خواہ انکی انواع واقسام ہی الگ الگ ہوں یا ایک ہی نوع اور ایک ہی قسم کے پھل مختلف رنگتوں کے ہوں اور اسی طرح پہاڑوں کے بھی مختلف حصے ہیں بعض سفید بعض سرخ پھر ان سفید وسرخ کی بھی رنگتیں مختلف ہیں بعض ہلکے سفید اور ہلکے سرخ، بعض بہت سفید اور بہت سرخ اور بعض نہ سفید نہ سرخ بلکہ بہت گہرے کالے" (27)

اس آیت میں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی عظمت کا اعتراف کروانے کے لیے سوال فرما رہے ہیں کہ اے انسان تو دیکھتا نہیں کہ ہم کس طرح آسمان سے پانی نازل کرتے ہیں اور اس سے مختلف اقسام کے پھل نکالتے ہیں جو تم کھاتے ہو اور یہ پہاڑ میری عظیم قدرت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہیں جو کہ زمین پر مضبوطی سے گاڑھے ہوئے ہیں انکو کوئی انسان ہلا بھی نہیں سکتا انکے رنگ بھی مختلف ہیں اور یہ مظہر خداوندی کا عظیم شاہکار ہیں۔

2-عبادات کے بیان میں استفہامی اسلوب:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ اپنی عبادت کا حکم دینے اور انسانی نفس کو عبادت کیلئے آمادہ کرنے کیلئے بھی استفہامی اسلوب کو ہی استعمال کیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں سے انکی تخلیق سے پہلے ایک وعدہ لیا تھا جس کا ذکر قرآن مجید میں اس انداز میں فرمایا:

ألست بربكم قالوا بلىٰ شهدنآ(28)

"کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟اس وقت سب نے یہ کہا کیوں نہیں اے ہمارے رب!"۔

اس وقت سب نے ربوبیت کا اقرار کیا تھا گویا اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اعتراف واقرار انسانوں کی فطرت میں داخل اور انکے وجدان میں شامل ہے۔

سورۃ الانعام میں اللہ تعالیٰ توحید خالص کے بیان میں بھی استفہامی اسلوب کو بیان کرتے ہیں:

قل أغير ٱلله أبغى ربا وهو رب كل شيء ولا تكسب كل نفس إلا عليها ولا تزر وازرة وزر أخرىٰ ثم إلىٰ ربكم مرجعكم فينبئكم بما كنتم فيه تختلفون(29)

"کہہ دیجئے کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں اور وہی ہر چیز کا رب ہے اور جو کوئی گناہ کرتا ہے وہ اسی کے ذمہ پر ہے ایک شخص دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا تم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے پس وہ تمہیں خبر دے دے گا جس بات میں تم جھگڑتے ہو"۔

"یہ آیت مشرکین مکہ ولید بن مغیرہ کی اس بات کا جواب ہے جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں سے کہا کرتے تھے کہ ہمارے دین میں واپس آجاؤ تو ہم تمہارے سارے گناہوں کا بار اٹھالیں گے تو کہا گیا کہ آپ ان سے کہیں کہ کیا میں بھی تمہاری طرح اور معبود تلاش کرلوں حالانکہ اللہ ہی ساری کائنات کا رب ہے اور جو انسان بھی جیسا عمل کریگا اس کے نامہ اعمال میں درج ہوگا اور وہی اس کی سزا کا مستحق ہوگا۔سب نے بلآخر رب کے پاس ہی واپس جانا ہے اپنی زبان آوری اور کج بحثی سے باز آجاؤ اور اپنے انجام کی فکر کرو"۔(30)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کافروں کے قول کی تکذیب فرمارہے ہیں اور سوال کا مقصد مسلمانوں کو انکے زندگی کے مقصد کی یاددہانی کروانا ہے۔

۲-سورۃ الاعراف میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وإلىٰ عاد أخاهم هودا قال ياقوم ٱعبدوا ٱلله ما لكم من إلٰه غيره أفلا تتقون (31)

"اور قوم عاد کی طرف بھیجا انکے بھائی ہود علیہ السلام کو، بولا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا تم ڈرتے نہیں ہو"۔

"حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ سے ڈرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے حکم دیا کہ اے میری قوم! تم صرف ایک اللہ کی عبادت کرو اسکے سوا کوئی تمہارا معبود ہونے کے قابل نہیں اور بت پرستی یعنی شرک جیسے جرم عظیم کو چھوڑ دو۔تم یاد کرو کہ اللہ تعالیٰ نے قوم نوح کے بعد تمہیں روئے زمین پر آباد کیا اور تم قوم نوح پر جو عذاب نازل ہوا اس سے نصیحت نہیں حاصل کرتے قوم نوح بھی اللہ کو چھوڑ کر بتوں کی عبادت کرتی تھی۔کیا تم ان کے انجام سے عبرت حاصل نہیں کرتے ہر نبی نے اپنی قوم کو ایک اللہ کی عبادت کرنے کا حکم دیا"۔(32)

اس آیت میں سوال کرنے کے پیش نظر ترغیب وترہیب دلانا مقصود ہے۔

۳- سورۃ لقمان میں ارشاد ربانی ہے:

وإذا قيل لهم ٱتبعوا مآ أنزل ٱلله قالوا بل نتبع ما وجدنا عليه آبآءنا أولو كان ٱلشيطان يدعوهم إلىٰ عذاب ٱلسعير(33)

''اور جب کہا جاتا ہے ان سے پیروی کرو اس حکم کی جو اللہ نے اتارا ہے تو وہ کہتے ہیں ہم پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے آباء واجداد کو پایا، کیا شیطان انکو دوزخ کی طرف بلاتا ہو پھر بھی (انہی کی پیروی کریں گے)؟''

ابن جریر طبریؒ اس آیت کی وضاحت میں یوں رقمطراز ہیں:

''اور جو لوگ جہالت کی وجہ سے اللہ کی وحدانیت کے بارے میں بحث کرتے ہیں ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی عظمت کو دیکھو اور جو دین نبی لیکر آئے ہیں اسکی پیروی کرو اور حق کو ثابت کرنے والے اعمال میں غور کر کے ان کا اتباع کرو تو کہتے ہیں ہم تو اپنے بڑوں کی پیروی کریں گے چاہے جہنم میں ہی ڈالے جائیں اور جو انسان حق کی پیروی کرتے ہوئے اپنے عقائد اور اعمال میں اپنا رخ اللہ کی اطاعت میں جھکا دے تو اس نے مضبوط رسی کو تھام لیا اور وہ ہلاکت وخسران سے محفوظ ہو گیا اور سب کاموں کا انجام اللہ ہی کی طرف پہنچے گا پس وہ ہر ایک کو مناسب جزا یا سزا دے گا اگر شیطان کی پیروی کرو گے تو نقصان اٹھاؤ گے''۔(34)

3۔اخلاقیات ومعاملات کی تفہیم میں استفہامی اسلوب:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے متعدد مقامات پر انسان کی زندگی میں پیش آنے والے تمام امور کی طرف رہنمائی فرمائی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں مومنین کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ مومن لوگ عدل، اخوت، مساوات، دیانتداری، ایفائے عہد، سچ، وفاشعاری، امانتداری، ایثار الغرض زندگی کے ہر شعبے میں کتاب اللہ اور سنت رسول کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں، لیکن دوسری طرف شیطان ان بندوں کو ورغلاتا ہے، لہذا مومنین کو شیطانی ہتھکنڈوں سے آگاہ کرتے ہوئے استفہامی انداز میں باز رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

۱- سورۃ المآئدہ میں ارشاد باری ربانی ہے:

إنما يريد ٱلشيطان أن يوقع بينكم ٱلعداوة وٱلبغضآء فى ٱلخمر وٱلميسر ويصدكم عن ذكر ٱلله وعن ٱلصلاة فهل أنتم منتهون (35)

''شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان شراب اور جوئے کے ذریعے سے دشمنی اور بغض ڈال دے اور تم کو اللہ کی یاد اور نماز سے روکے، پس کیا تم باز آؤ گے؟''

شیطان یہ چاہتا ہے کہ تمہیں شراب اور جوئے میں مبتلا کر کے تمھارے درمیان بغض وعداوت کی بنیادیں ڈال دے کیونکہ شراب کے نشے میں عقل نہیں رہتی گالی گلوچ، دنگا فساد ہو جاتا ہے اور انسان غیظ وغضب کا شکار ہو جاتا ہے اسی طرح جوئے میں انسان اپنی ہار مان کر اس وقت تو نقصان اٹھا لیتا ہے مگر اپنے حریف پر غیظ وغضب اسکے لازمی اثرات میں سے ہیں۔ یہ چیزیں نماز سے غافل کر دیتیں ہیں اللہ سے غافل، بے

نماز کی آخرت تباہ اور روح مردہ ہے خلاف اس شخص کے جس کا دل اللہ کی یاد سے روشن اور نماز سے منور ہے، دنیا کے مال و منال اور جاہ منصب اسکے قدموں پر گرتے ہیں اور انکو راحت و آرام پہنچاتے ہیں۔(36)

اس آیت میں اللہ تبارک و تعالیٰ انسان میں اچھائی سے متعلق تشویق پیدا فرمارہے ہیں اور برائی سے نفرت دلا رہے ہیں، یہاں استفہام امر کے مفہوم میں ہے(37)۔

۲- سورۃ الانعام میں ارشاد خداوند تعالیٰ ہے:

أفغير ٱلله أبتغى حكما وهو ٱلذيٓ أنزل إليكم ٱلكتاب مفصلا وٱلذين آتيناهم ٱلكتاب يعلمون أنه منزل من ربك بٱلحق فلا تكونن من ٱلممترين(38)

"کیا اب اللہ کے سوا کسی اور کو منصف بناؤں حالانکہ اسی نے تم پر واضح کتاب اتاری ہے اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ جانتے ہیں کہ یہ تیرے رب کی طرف سے حق کے ساتھ نازل ہوئی ہے پس تو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جانا"۔

"اس آیت میں اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن کریم کی خصوصیات ذکر فرمارہے ہیں جو قرآن کے حق اور کلام الٰہی ہونے کا ثبوت ہیں یہ کہ یہ قرآن اللہ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے یہ کتاب کامل ہے اس میں اہم اور اصولی مضامین (معاملات) بہت مفصل اور واضح بیان کئے گئے ہیں اور یہ کلام حق ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا جا رہا آپ اسلام کی تعلیمات آجانے کے بعد ان سے سوال کریں کہ یہ قرآن جس میں ہر قسم کر احکامات دیئے گئے ہیں کیا میں ان کے ہوتے ہوئے کسی اور کو منصف بناؤں؟ ایسا کبھی بھی ممکن نہیں ہے"۔(39)

آیت بالا میں اللہ تعالیٰ استفہامی انداز میں غیر اللہ کے فیصلے کے بارے میں حکم فرمارہے ہیں کہ واضح احکام موجود ہونے کی صورت میں قرآن کو چھوڑ کر کسی اور سے فیصلے نہ کرواؤ۔

۳- سورۃ لقمان میں فرمان الٰہی ہے:

ألم تر أن ٱلله يولج ٱلليل فى ٱلنهار ويولج ٱلنهار فى ٱلليل وسخر ٱلشمس وٱلقمر كل يجريٓ إلىٰ أجل مسمى وأن ٱلله بما تعملون خبير(40)

"کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ داخل کرتا ہے رات کو دن میں اور دن کو رات میں اور کام میں لگا دیا سورج اور چاند کو، ہر ایک چلتا ہے وقت مقررہ تک، اور یہ کہ اللہ خبر رکھتا ہے اسکی جو تم کرتے ہو"۔

مفتی محمد شفیع اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"اے انسان کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ رات (کے اجزاء) کو دن میں اور دن (کے اجزاء) کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور سورج اور چاند کو قیامت تک کام میں لگا رکھا ہے اور یہ قیامت تک چلتے رہیں گے اللہ تعالیٰ تمھارے سب عملوں کی خبر رکھتا ہے پس اس کمال علمی و عقلی کا مقتضی یہ ہے کہ شرک چھوڑ دیا جائے اور اللہ ہی عالیشان اور سب سے بڑا ہے"۔(41)

آیت بالا میں اللہ تعالیٰ انسانوں سے سوال کرتے ہوئے تنبیہ کر رہے ہیں کو جو اعمال بھی تم کرو گے اللہ تعالیٰ اسکو جانتا ہے اور اپنی عظیم نشانیوں کی اہمیت بیان کرتے ہوئے انسان کو توبیخ کر رہے ہیں کہ تم پھر بھی بھلائی کے راستے کو اختیار نہیں کرتے۔

4۔ منکرین آخرت ورسالت سے تخاطب اور استفہامی اسلوب:

ایمان بالآخرۃ یا عقیدہ آخرت ارکان ایمان میں سے ایک رکن ہے، قرآن مجید میں منکرین آخرت ورسالت کو اس اہم حقیقیت کیلئے دلائل دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے استفہامی اسلوب کو اختیار کیا ہے، ذیل میں عقیدہ آخرت کے بارے میں آیات استفہام پیش کی جا رہی ہیں:

۱۔ سورۃ المائدہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يوم يجمع ٱلله ٱلرسل فيقول ماذآ أجبتم قالوا لا علم لنآ إنك أنت علام ٱلغيوب (42)

"جس دن اللہ جمع کرے گا سب پیغمبروں کو پھر کہے گا تم کو کیا جواب ملا تھا؟ وہ کہیں گے ہم کو خبر نہیں تو ہی چھپی باتوں کو جاننے والا ہے"۔

ابن جریر طبریؒ اس آیت کی تفسیر سے متعلق رقمطراز ہیں:

"'وہ دن کیسا ہولناک ہوگا جس روز اللہ تعالیٰ تمام پیغمبروں کو مع ان کی امتوں کے جمع کریں گے اس دن اول سے آخر تک پیدا ہونے والے سب انسان اس میدان میں حاضر ہونگے اور سب سے انکے عمر بھر کے اعمال کا حساب لیا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اے نبیوں جب تم نے اپنی قوم کو دین حق کی طرف بلایا تھا تو انہوں نے کیا جواب دیا تھا؟ اس سوال کے مخاطب اگرچہ انبیاء کرام ہونگے مگر سنانا امتوں کو ہوگا انبیاء کرام عرض کریں گے کہ اے اللہ! بظاہر تو ہم کو جو معلوم ہیں وہ بیان کر دیں گے مگر انکے دل میں جو کچھ ہے اسکی ہمیں خبر نہیں اس کو آپ ہی جانتے ہیں کیونکہ بیشک آپ پوشیدہ باتوں کے پورے جاننے والے ہیں ہم لاعلم ہیں اور تجھ سے کوئی بات مخفی نہیں رہ سکتی انبیاء کرام صرف اپنی تبلیغ کے بارے میں گواہی دیں گے"۔(43)

آیت بالا کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ بغرض توبیخ کے نافرمانوں کو سنانے کے لیے انبیاء کرام سے سوال فرمائیں گے۔

۲۔ سورۃ سبا میں ارشاد الٰہی ہے:

أفترىٰ على ٱلله كذبا أم به جنة بل ٱلذين لا يؤمنون بٱلآخرة فى ٱلعذاب وٱلضلال ٱلبعيد (44)

"کیا بنالایا ہے اللہ پر جھوٹ یا اسکو جنون ہے، کچھ بھی نہیں پر جو یقین نہیں رکھتے آخرت کا آفت میں ہیں اور دور جا پڑے ہیں غلطی میں"۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ باطل کا رد فرما رہے ہیں چنانچہ سوالیہ انداز میں کفار کے شبہات کو ذکر کرتے ہوئے تمام باطل عقائد و توہمات کا رد فرمایا ہے۔

۳۔ سورۃ فاطر میں ارشاد ربانی ہے:

وهم يصطرخون فيها ربنآ أخرجنا نعمل صالحا غير ٱلذى كنا نعمل أولم نعمركم ما يتذكر فيه من تذكر وجآءكم ٱلنذير فذوقوا فما للظالمين من نصير(45)

''اور وہ چلائیں گے اس میں سے رب ہم کو نکال دیجیے کہ ہم کچھ بھلا کام کر لیں وہ نہیں جو کرتے رہے، کیا ہم نے عمر نہ دی تھی تم کو اتنی کہ جس میں سوچ لے جس کو سوچنا ہو اور پہنچا تمہارے پاس ڈرانے والا، اب چکھو کہ کوئی نہیں گنہگاروں کا مددگار''۔

اس آیت میں کافروں پر تعجب اور تاسف فرماتے ہوئے ان سے سوال کیا جائے گا۔

خلاصہ بحث:

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جس میں مختلف انداز واسالیب کا ذکر کیا گیا ہے تاکہ انسانی نفوس پر کلام گراں نہ گذرے۔ مختلف اسالیب قرآنی میں سے ایک اسلوب اسلوب استفہام ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے مختلف سوال فرماتے ہیں جو کہ مختلف نوعیت کے حامل ہوتے ہیں۔ ان سوالات کی آیات کو آیات استفہام کہا جاتا ہے، جن میں کئی ایک مصلحتیں پوشیدہ ہیں۔ کہیں انسان کو ڈرانے کے لئے سوال ہے تو کہیں باطل کارد کرنے کے لئے، کہیں بغرض توبیخ کے ہے تو کہیں تشویق کی غرض سے، الغرض استفہامی اسلوب کو متعدد مقامات پر متعدد مقاصد کیلئے لایا گیا ہے۔ مضمون ہذا میں استفہام کے لغوی واصطلاحی معنی بیان کرتے ہوئے ادوات استفہام کی وضاحت کی گئی ہے اور قرآن کا استفہامیہ اسلوب بیان کیا گیا ہے آیات استفہام کی تعداد اور جن سورتوں میں یہ وارد ہوئیں ہیں انکی تعداد بیان کی گئی ہے اور تفاسیر کی روشنی میں آیات استفہام کا تحقیقی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں کل نو(9) ادوات استفہام کو ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید کی چھیانوے (96) سورتوں میں کل آٹھ سو چونسٹھ (864) آیات میں استفہامی انداز بیان کو استعمال کیا گیا ہے۔

حوالہ جات

1۔ سورۃ النحل ۱۶: ۸۹
2۔ فیروز الدین مولوی، فیروز اللغات، فیروز سنز، لاہور، ۲۰۱۴ء، ص ۹۱۔
3۔ افریقی، ابن منظور، محمد بن مکرم، مکتبہ دار صادر، بیروت، ۲۰۱۰ء، مادۃ ف ہ م۔
4۔ ابن فارس، احمد بن فارس بن زکریا الرازی، الصاحبی فی فقہ اللغۃ العربیۃ ومسائلھا وسنن العرب فی کلامھا، تحقیق: ڈاکٹر مصطفی الشواعی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۹۶۴ء، ص ۱۸۱۔
5۔ عبدہ الراجحی، التطبیق النحوی، دار المعرفۃ، مصر، ۲۰۰۷ء، ص ۵۹۔
6۔ سورۃ الملک، ۶۷: ۱۶
7۔ سورۃ الفجر، ۸۹: ۵۔
8۔ سورۃ الانعام ۶: ۹۳۔
9۔ سورۃ القارعۃ، ۱۰۱: ۲۔۳
10۔ سورۃ سبا، ۳۴: ۲۳۔
11۔ سورۃ البقرۃ، ۲: ۲۱۴۔

12۔ سورۃ الذاریات،۵۱: ۱۲۔
13۔ سورۃ القیامۃ،۷۵: ۱۰۔
14۔ سورۃ مریم،۱۹: ۸۔
15۔ سورۃ البقرۃ،۲: ۲۸۔
16۔ سورۃ الکھف،۱۸: ۱۹۔
17۔ سورۃ الانفطار،۸۲: ۸۔
18- سورۃ یوسف:3:12
19۔ غازی،ڈاکٹر محمود احمد، محاضرات قرآنی،الفیصل ناشران،لاہور،۲۰۰۹ء،ص ۳۱۵۔
20۔ سورۃ الانعام،۶: ۶۳۔
21 انعام:64:6
22 سورۃ المائدہ:116:5
23 محمد شفیع،مفتی،معارف القرآن،ادارۃ المعارف، کراچی،۳/۲۷۰
24 سورۃ الانعام:95:6
25 ابن کثیر،عماد الدین،اسماعیل بن کثیر، تفسیر القرآن العظیم،دار عالم الکتب،ریاض سعودی عرب،1997ء،392/5
26 سورۃ فاطر:35:27
27 مفتی محمد شفیع،معارف القرآن،۳/۵۰۷-۵۱۰۔
28 سورۃ الاعراف:172:7
29 سورۃ الانعام:164:6
30 مفتی محمد شفیع،معارف القرآن،۳/۵۰۷-۵۱۰۔
31 سورۃ الاعراف،۷: ۶۵۔
32 مفتی محمد شفیع،معارف القرآن،۳/۵۹۸۔
33 سورۃ لقمان،۳۱: ۲۱۔
34 طبری، محمد بن جریر بن یزید،ابو جعفر، جامع البیان فی تاویل القرآن، مؤسسۃ الرسالۃ،بیروت،لبنان،2000ء،:116/16
35 سورۃ المائدہ،۵: ۹۱۔
36 اصلاحی،امین احسن،تدبر قرآن،فاران فاؤنڈیشن،لاہور،2001ء،590/2
37 ایضا
38۔ سورۃ الانعام،۶: ۱۱۴۔
39 مفتی محمد شفیع،معارف القرآن،۳/۲۸۔

40 سورۃ لقمان،۳۱:۲۹۔

41 مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، ۷/۴۷۔

42 سورۃ المائدہ،۵:۱۰۹۔

43 طبری، 228/32

44 سورۃ سبا،۳۴:۸۔

45 سورۃ فاطر،۳۵:۳۷۔

References

1. Surah Al-Nahal,16:89
2. Feroz al-Deen,Moulvi,Feroz al-Lughat,Feroz Sons Lahore,2014 A.D,P.91
3. Afriqi,Ibn-e-Manzoor,Muhammad bin Mukrim,Maktabah Dar Sadir,Bairut,2010 A.D,Madah Fa Ha Meem
4. Ibn-e-Faras,Ahmad bin Faras bin Zakarya Al-Razi,Al-Sahibi fi Fiqh al-Lughah al-Arbia wa masailoha wa sunan al-Arab fi kalamiha,Research:Dr Mustafa Alshawai,Darul Kutub Al-Ilmia,Bairut,1964 A.D,P.181
5. Abduhu Alrajhi,Altatbiq Alnahvi,Darul Marifah,Egypt,2007 A.D,P.59
6. Surah Al-Mulk,67:16
7. Surah Al-Fajr,89:5
8. Surah Al-Anaam,6:93
9. Surah Al-Qariah,101:2-3
10. Surah Saba,34:23
11. Surah Al-Baqarah,2:214
12. Surah Al-Zariyat,51:12
13. Surah Al-Qiyamah,75:10
14. Surah Maryam,19:8
15. Surah Al-Baqarah,2:28
16. Surah Al-Kahaf,18:19
17. Surah Al-Infitar,82:8
18. Surah Yousaf,12:3
19. Ghazi,Dr Mahmood Ahmad,Mohazrat-e-Qurani,Al-Faisal Nashiran Lahore,2009 A.D,P.315
20. Surah Al-Anaam,6:63
21. Surah Al-Anaam,6:64
22. Surah Al-Maidah,5:116
23. Muhammad Shafi,Mufti,Moarif al-Qura'n,Idarah Al-Moarif,Karachi,3/270
24. Surah Al-Anaam,6:95
25. Ibn-e-Katheer,Imaduddin,Ismail bin Katheer,Tafseer Al-Qur'an Al-Azeem,Dar-e-Alam Al-kutub,Riadh,Saudi Arabia,1997 A.D,5/392
26. Surah Fatir,35:27
27. Mufti Muhammad Shafi,Moarif Al-Quran,3/507-510
28. Surah Al-A'araaf,7:172
29. Surah Al-An'aam,6:164
30. Mufti Muhammad Shafi,Moarif Al-Quran,3/507-510
31. Surah Al-A'araaf,7:65
32. Mufti Muhammad Shafi,Moarif Al-Quran,3/598
33. Surah Luqman,31:21

34. Tabari,Muhammad bin Jareer bin Yazeed,Abu Jafar,Jami al-Biyan fi Taweel al-Qur'an, Moassisah Al-Risalah,Bairut,Labanan,2000 A.D,16/116
35. Surah Al-Maidah,5:91
36. Islahi,Amin Ahsan,Tadabbur-e-Quran,Faran Foundation,Lahore,2001 A.D,2/590
37. Ibid
38. Surah Al-Anaam,6:114
39. Mufti Muhammad Shafi,Moarif Al-Quran,3/28
40. Surah Luqman,31:29
41. Mufti Muhammad Shafi,Moarif Al-Quran,7/47
42. Surah Al-Maidah,5:109
43. Tabari,32/228
44. Surah Saba,34:08
45. Surah Fatir,35:37